جناب رحیم اللہ یوسفزئی، معروف کالم نگار وصحافی
جناب عرفان صدیقی، مشیر وزیراعظم پاکستان

تحریک طالبان افغانستان کے ایک عظیم رہنما قابل فخر حقانی فرزند ملا محمد حسن رحمانی اخوند کا انتقال پرملال

جہاد افغانستان اور بعد میں تحریک طالبان افغانستان کے ایک عظیم رہنما مولانا محمد حسن رحمانی کا پچھلے دنوں انتقال ہوا۔ انہوں نے ۷۱۔۱۹۷۰ء میں اوراس سے قبل مختلف درجات میں تحصیل علم کیا۔ ۷۰ء میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ کی انتخابی مہم میں بھی بھرپور حصہ لیا اور یہاں سے سیاسی اور جہادی شعور لیکر جہادِ افغانستان اور تحریکِ طالبان میں موثر کردار ادا کیا۔ وہ ملا عمرؒ کے معتمد ترین رفقاء میں سے تھے، قندہار سمیت کئی صوبوں کی گورنری پر فائز رہے۔ اگست ۱۹۹۶ء میں قائد جمعیت مولانا سمیع الحق نے قندہار کا دورہ کیا، ملک کے سرکردہ علماء اور صحافی حضرات جن میں معروف صحافی اور تجزیہ کار جناب عرفان صدیقی بھی مولانا کے ہمرکاب تھے، موصوف نے اس دورہ کے تاثرات اور سفرنامہ نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا جس کی بازگشت اب تک سنائی دیتی ہے۔ موصوف اِس وقت وزیراعظم نواز شریف کے خاص مقربین میں شامل ہیں، ملا محمد حسن رحمانی کے بارہ میں ان کے تاثرات کا کچھ حصہ اورافغان امور کے مسلمہ تجزیہ نگار جناب رحیم اللہ یوسفزئی کی تعزیتی تعارفی تحریر ذیل میں دیئے جارہے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اور جامعہ حقانیہ اپنے ایک قابل فخر مجاہد حقانی فرزند کی جدائی میں شریک تعزیت ہے اور رفع درجات اوران کی قربانیاں امت مسلمہ کے حق میں بارآ ور ثمرات کا ذریعہ بننے کی دعاؤں میں شریک ہیں............(ادارہ)

طالبان رہنما کا انتقال

افغان (تحریک) طالبان کے رہنما ملا محمد حسن رحمانی کا پاکستان میں انتقال ہوگیا ہے انہوں نے امریکہ و دیگر ممالک کی افواج کی افغانستان میں موجودگی کے دوران مزاحمت کی قیادت کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ (افغان) طالبان ذرائع کے مطابق رحمانی کا انتقال 7 فروری کو کراچی کے ایک ہسپتال میں ہوا جبکہ انہیں (8 فروری) کوئٹہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہ گذشتہ کچھ عرصے سے علیل تھے

تاہم طالبان ذرائع نے ان کی بیماری کی نوعیت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ رحمانی قندھار کے گورنر بھی رہے جو طالبان تحریک کے پروان چڑھنے اور ان کی منظّم جدوجہد کا آبائی مقام ہے۔ قندھار سے تحریک طالبان کا آغاز ہوا اور ان کا مرکز رہے اس شہر کو روحانی اعتبار سے بھی تحریک کے پیروکاروں میں اہم سمجھا جاتا ہے۔ روس کے خلاف مزاحمت میں ایک بارودی سرنگ کے دھماکے کی وجہ سے رحمانی کی ایک ٹانگ ضائع ہوگئی تھی جس کے بعد سے وہ مصنوعی ٹانگ کا استعمال کرتے تھے۔

رحمانی کا تعلق اچکزئی قبیلے سے تھا اور وہ اورزگان صوبے سے تعلق رکھتے تھے۔ دسمبر 2001ء میں جب تحریک طالبان کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو اس وقت سپریم لیڈر ملا محمد عمر نے انہیں اعلیٰ سطحی طالبان فیصلہ ساز شوریٰ کا رکن بنا دیا۔ بعدازاں وہ پاکستان منتقل ہوئے اور تحریک طالبان کی قیادت کے طور پر کردار ادا کرتے رہے۔ ملا عمر کے انتقال کے بعد نئے سربراہ ملا اختر محمد منصور کیساتھ انکی نہیں بنی اور انہوں نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ اُن کا مؤقف تھا کہ نئے امیر کا انتخاب کرتے ہوئے جو طریقۂ کار اختیار کیا گیا ہے وہ جلد بازی کا مظہر ہے اور زیادہ شفاف طریقۂ انتخاب کے ذریعے نیا امیر چنا جانا چاہئے تھا۔

رحمانی نے منصور کے سربراہ بنائے جانے کی مخالفت کی لیکن انہوں نے منصور کے مخالف دھڑے جس کی قیادت ملا محمد رسول کر رہے ہیں اس میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ اپنی حیات کے آخری دنوں میں ان سے منسوب یہ باتیں سننے کو ملیں کہ بالآخر انہوں نے منصور کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی لیکن اس رپورٹ کی تردید ملا رسول کے دھڑے کی جانب سے سامنے آئی جو چاہتے تھے کہ رحمانی اُن کے ساتھ شامل ہو جائیں لیکن ایسا نہ ہوسکا۔

(افغان) طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے قبل ازیں زبان زدعام اُن خبروں کی تردید کی جس میں کہا گیا تھا کہ رحمانی کو شوریٰ کی رہبری، جیسے کلیدی منصب سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ طالبان تحریک کی جانب سے یہ وضاحت بھی سامنے آئی ہے کہ رحمانی کے انتقال سے ان کی جدوجہد اور تحریک پر اثر نہیں پڑے گا اور حکمت عملی کے مطابق افغانستان میں مزاحمت بھی جاری رکھی جائے گی اور افغانستان میں قیام امن کے سلسلے میں اشرف غنی حکومت سے بات چیت کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں کسی فیصلے پر پہنچا جاسکتا ہے۔ (بشکریہ دی نیوز۔ تحریر رحیم اللہ یوسفزئی، ترجمہ: ابوالحسن امام)

<u>وضاحتی نوٹ</u>: مولانا سمیع الحق اور دیگر مشائخ حقانیہ کی طرف سے نئے امیر ملا اختر منصور کی تائید کے بعد مولانا مدظلہ کے رابطہ کے بعد ایسے تمام سرکردہ حضرات بشمول ملا محمد حسن رحمانی مرحوم نے اختلاف سے دستبرداری اور نئے امیر کے خلاف کسی بھی سرگرمی سے براءت کا اعلان کر دیا...... (ادارہ)